قرآن کی آیت کا صحیح مفہوم ومعنی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سورۃ نور میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ متقی عورتیں متقیوں کے لیےہیں اور متقی مرد متقی عورتوں کے لیے ہیں ۔حالانکہ فرعون متقی نہ تھا مگر اس کی بیوی متقیہ تھی اور ای طرح کچھ انبیاء کرام کی بیویاں متقی نہ تھیں جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کہ وہ کافرہ تھی ۔ایسا کیونکر تھا ۔

سائل: فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

آپ نے قرآن کی اس آیت کریمہ کے مفہوم ومعنی کو صحیح سمجھا نہیں بلکہ اس کا مفہوم و معنی کچھ اور ہے ۔

اولاً: یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب منافقین نے سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ پر تہمت لگائی ۔ اللہ عزوجل خبیث منافقوں کی بات کو خبیث(بُرا) قرار دیا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی براءت کو بیان کرنے کے لیے کئی آیات کو نازل فرمایا ان میں سے یہ آیت بھی ہے۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ

خبیث باتیں (تہمت لگانا)خبیث منافقوں کے اور خبیث منافق خبیث باتوں کے لائق ہیں اور ستھری باتیں ستھروں کے لئے اور ستھرے لوگ ستھری باتوں کے لائق ہیں۔

(النور:26)

جیسا کہ امام رازی تفسیر کبیرمیں فرماتے ہیں ۔

اعْلَمْ أَنَّ الْخَبِيثَاتِ يَقَعُ عَلَى الْكَلِمَاتِ الَّتِي هِيَ الْقَذْفُ الْوَاقِعُ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ فَإِنْ حَمَلْنَاهَا عَلَى الْقَذْفِ الْوَاقِعِ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ... كَانَ الْمَعْنَى الْخَبِيثَاتُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ لِلْخَبِيثَيْنِ مِنَ الرِّجَالِ، وَبِالْعَكْسِ وَالطَّيِّبَاتُ مِنْ قَوْلِ مُنْكِرِي الْإِفْكِ لِلطَّيِّبِينَ مِنَ الرِّجَالِ وبالعكس"

(تفسیر کبیر ج23 ص355)

ثانیاً:اگرخبیثات و طیبات سے مراد عورتیں اور خبیثوں اور طیبون سے مراد مرد بھی ہوں جیساکہ ایک تفسیر یہ بھی ہے توبھی اس آیت کی وہ مراد نہیں جو سوال میں بیان کی گئی کیونکہ یہاں خبث سے مراد صرف زنا ہے نہ کہ خبثِ باطنی

کفر وگناہ اور طیب چیز سے مراد پارسائی و پاک دامن ہونا ہے نہ کہ ایمان وتقوی لہذا اب اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ زنا کرنے والے زانیوں کے اور زناکرنے والے زناکرنے والیوں کے لائق ہیں اور پاک دامن عورتیں پاک دامن مردوں اور پاک دامن مرد پاک دامن عورتوں کے لائق ہیں۔ جیساکہ امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں
۔

وَإِنْ حَمَلْنَاهُ عَلَى الزَّوَانِي فَالْمَعْنَى الْخَبِيثَاتُ مِنَ النِّسَاءِ لِلْخَبِيثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَبِالْعَكْسِ"

(تفسیر کبیر ج23 ص355)

لہذا پاک دامن عورت ہونے کے لیے اس کا ایمان و تقوی والی ہونا ضروری نہیں بلکہ پارسا ہونا ضروری ہے اور یہ حق ہے کہ تمام انبیاء کرام کی تمام بیویاں پاک دامن تھیں حتی کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی ۔

اگر آیت کا یہی مفہوم ہے کہ متقی عورتیں متقی مردوں کے لیے حلال ہیں اور متقی مرد متقی عورتوں کے لیے تو مسلمانوں کے لیے اللہ عزوجل نے یہود و نصاری یعنی اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا کیوں حلا ل قرار دیا یہ نکاح تو حرام ہونا چاہیے تھا کہ مسلمان ایمان کی وجہ سے صاحبِ تقوی ہے اور عیسائی عورت یا یہودن متقیہ تو کجا ایمان والی بھی نہیں بلکہ کافرہ خالصہ ہے۔ جبکہ ایسا نہیں بلکہ قرآن نے کتابی عورتوں سے نکاح جائز قرار دیا جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ: ان کی پارسا عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تمہارے لیے حلال ہیں ۔

(المائدہ :5)

ثالثا:اگر آیت کا یہی معنی ہو کہ متقی مرد تقوی والیوں کے لائق ہے تو اس آیت سے ہماری شریعت کا ایک مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ طیبات یعنی تقوی والی عورتوں کا کفو متقی ہی ہے اور گناہگار و غیرمتقیہ عورتوں کا کفو غیر متقی بھی بن سکتا ہےاور یہ حکم ہماری شریعت کا ہے نہ کہ شرائع سابقہ کا لہذا ہم یہ اعتراض نہیں کرسکتے کہ حضرت آسیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کفو فرعون کیسے ہوا اور حضرت لوط علیہ السلام کانکاح کافرہ عورت سے کیونکر ہوا کیونکہ یہ دونوں معاملات سابقہ شرائع میں پیش آئے ۔

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

CORRECT MEANING AND UNDERSTANDING OF A QUR’ANIC VERSE

الحمدلله والصلوة والسلام علی رسول الله

Question:

What do the scholars and muftis of the noble Shari’ah say regarding the following matter; Allah ﷻ states in Surah al-Nur that pious women are for pious men and pious men are for pious women. The Pharaoh was not pious, but his wife was a pious woman. Similarly, the wives of some Prophets were not pious. For example, the wife of Sayyiduna Lut (peace be upon him) was not pious. Why was it so?

Questioner: A brother from UK

Answer:

بسم الله الرحمن الرحیم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدایۃَ الحَق والصواب

You have not understood the meaning and understanding of this noble verse of the Qur’an correctly. The meaning and understanding of this verse is other than what you have understood.

Firstly, this noble verse was revealed when the hypocrites slandered the Mother of the Believers, Sayyidah ‘Aishah Siddiqah (may Allah be pleased with her). Allah ﷻ declared the slander of the vile hypocrites as vile. He ﷻ revealed many verses in order to exonerate her. Among those verses is the verse:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

Translation: “Vile talks (slandering) are for vile hypocrites and vile hypocrites for vile talks. Good talks are for good people and good people for good talks.” [Surah al-Nur, 26]

This is according to what Imam Fakhr al-Din al-Razi (may Allah have mercy upon him) stated in al-Tafsir al-Kabir:

اعْلَمْ أَنَّ الْخَبِيثَاتِ يَقَعُ عَلَى الْكَلِمَاتِ الَّتِي هِيَ الْقَذْفُ الْوَاقِعُ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ فَإِنْ حَمَلْنَاهَا عَلَى الْقَذْفِ الْوَاقِعِ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ... كَانَ الْمَعْنَى الْخَبِيثَاتُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ لِلْخَبِيثِيْنِ مِنَ الرِّجَالِ، وَبِالْعَكْسِ وَالطَّيِّبَاتُ مِنْ قَوْلِ مُنْكِرِي الْإِفْكِ لِلطَّيِّبِينَ مِنَ الرِّجَالِ وبالعكس

[al-Tafsir al-Kabir, vol. 23, pg. 355]

Secondly, even if *khabithat* and *tayyibat* are meant to be used for women and *khabithin* and *tayyibin* are meant to be used for men, as a particular *tafsir* (exegesis of the Qur’an) states, then the meaning would not be the one that is mentioned in the question. Because, *khabath* here means adultery and not ugliness of the inner self, i.e. disbelief and sin. Also, *tayyib* means chastity and not faithfulness and piety. Therefore, the meaning of the verse would be, adulterers are suitable for adulteresses and

adulteresses for adulterers, and chaste women are suitable for chaste men and chaste men for chaste women. This is according to Imam Fakhr al-Din al-Razi's explanation:

وَإِنْ حَمَلْنَاهُ حَمَلْنَاهُ عَلَى الزَّوَانِي فَالْمَعْنَى الْخَبِيثَاتُ مِنَ النِّسَاءِ لِلْخَبِيثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَبِالْعَكْسِ

[al-Tafsir al-Kabir, vol. 23, pg. 355]

Thus, for a woman to be chaste, it is not necessary that she be a believer as well as pious. It is necessary for her to be chaste. It is true that the wives of all the Prophets (peace be upon them) were chaste, including the wife of Sayyiduna Lut (peace be upon him).

If it is assumed that the meaning of this verse is that pious women are lawful only for pious men, and vice versa, then why did Allah ﷻ declare marriage with the women of the People of the Book (Jews and Christians) as *halal* (lawful)? If this verse is understood in this way, then such a marriage should have been *haram* (prohibited). Because, a Muslim is pious due to faith. A Christian or Jewish woman, let alone be pious, is not even a believer and is purely a disbeliever. However, this is not the case. The Qur'an has declared marriage with women from the People of the Book to be permissible. Allah ﷻ states:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

Translation: "…chaste women from amongst those given the Book before you (are lawful for you) …" [Surah al-Ma'idah, 5]

Thirdly, if this verse means that pious men are suitable for pious women, then a ruling of our Shari'ah can be proven from it. The *kufu* (suitable partners) of pious women are pious men only. The *kufu* of impious and sinful women can be impious men. This ruling is in our Shari'ah and not in previous laws. Therefore, we cannot raise objections on how the Pharaoh became *kufu* of Sayyidah Asiyah (may Allah be pleased with her) and why Sayyiduna Lut (peace be upon him) married a disbeliever, because both the cases took place in previous laws.

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by the SeekersPath Team